159

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ ۱/ دو پیسے

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۵ | ۲۸ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۳ نومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا کانگرسی صوبوں میں "تشدد" کا خاتمہ ہو چکا ہے؟

ہر مہذب حکومت کا جو امن کے قیام کی ذمہ داری کو سمجھتی ہے۔ یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ امن شکنی کو سختی سے روکے اور تشدد اور دہشت انگیزی کی تلقین کرنے والوں کی سرگرمیوں کا ہر ممکن طریق سے سدباب کرے ؛۔

ہندوستان کے گزشتہ دورِ حکومت میں جب عمال حکومت مصالح قیام امن کی بناء پر تشدد پسند لوگوں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمات چلاتے تھے۔ تو کانگرسی اصحاب شور مچا دیا کرتے تھے۔ کہ حکومت ظلم اور تشدد کرتی ہے۔ لیکن اب جبکہ نظم و نسق کی ذمہ واری کانگرسیوں کے کندھوں پر آ پڑی ہے۔ انہیں یہ محسوس ہو رہا ہے۔ کہ قانون شکنی اور تشدد کی تلقین کرنے والوں کی حرکات کو سختی سے دبانا تشدد اور ظلم نہیں۔ بلکہ ضروری اور مناسب ہے۔ چنانچہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کلکتہ میں مدراس کے وزیر مسٹر ٹی پرکاشم نے بعض گرفتاریوں کے جواز میں جو وجہ بیان کی۔ وہ یہ ہے۔ کہ حکومت مدراس کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ گرفتار شدگان کی تقریروں میں تشدد کے رجحانات پائے جاتے ہیں۔ وزیر مدراس کے نظریہ کی گاندھی جی نے تائید کی اور ورکنگ کمیٹی کی اکثریت بھی اس کے حق میں تھی ؛۔

گویا کانگرس کی اکثریت کے نزدیک مدراس کی "تازہ گرفتاریاں مقتضیاتِ آئین و امن کے عین مطابق ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ کانگرسی اصحاب غیر کانگرسی صوبوں میں اسی قسم کے اقدامات کی جو بعینہٖ انہی حالات میں کئے جاتے ہیں۔ مذمت کرتے۔ اور انہیں تشدد آمیز اور ظالمانہ قرار دیتے ہیں۔ اگر نقضِ امن کے خطرہ کے پیش نظر کسی تشدد پسند کی گرفتاری مدراس میں جائز ہے۔ تو وہ پنجاب یا بنگال میں کیوں ناجائز بن جاتی ہے؟ اگر پنجاب یا بنگال میں اس قسم کا فعل تشدد آمیز بن جاتا ہے۔ تو پھر کانگرسی دوستوں کو خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تشدد ان کی حکومتوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ مدراس میں سوشلسٹ لیڈر باٹلی والا کی گرفتاری۔ کانپور میں ہڑتالی مزدوروں پر فائرنگ۔ بمبئی میں کارخانجات چرم کے مزدوروں پر گولیوں کی بوچھاڑ کے واقعات کی یاد ابھی لوگوں کے دلوں سے محو نہیں ہوئی ؛۔

حال میں انڈیمان سے سیاسی قیدیوں کی واپسی کے متعلق گاندھی جی نے وزرائے بنگال سے تبادلۂ خیالات کیا۔ جس کے دوران میں حکومتِ بنگال کی طرف سے یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ سیاسی قیدیوں کو واپس بلانے کی پالیسی کو قبول کر چکی ہے لیکن ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر ابھی ان کی واپسی کو قرینِ مصلحت نہیں سمجھتی۔ اس کے متعلق کانگرسی حلقوں میں شور مچایا جا رہا ہے۔ کہ بنگال کی حکومت متشددانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ یہاں تک کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے بھی ۲۹ر اکتوبر کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں افتتاحیہ تقریر کرتے ہوئے کہا :۔

"میں اس بات سے بے خبر نہیں ہوں۔ کہ جہاں کانگرسی صوبوں سے تشدد رخصت ہو چکا ہے سیاسی قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔ امتناعی احکام منسوخ اور پابندیاں دور کر دی گئی ہیں۔ وہاں بنگال ابھی تک تشدد کا شکار ہے" (ریسول ۳۱۔ اکتوبر)

قطع نظر اس امر کے کہ ابھی تک کانگرسی صوبوں کے تمام سیاسی قیدی نہ صرف رہا نہیں ہوئے۔ بلکہ وہاں دفعہ ۱۲۴۔ الف پورے زور سے کارفرما ہے۔ قابلِ غور امر یہ ہے۔ کہ سیاسی قیدیوں کے متعلق جس رویہ کی بناء پر حکومتِ بنگال کو ہدفِ مطاعن بنایا جا رہا ہے۔ اگر یہی رویہ کوئی کانگرسی حکومت اختیار کرتی۔ تو ہرگز اس کے خلاف شور نہ مچایا جاتا۔ بلکہ اس کے طرزِ عمل کی تائید کی جاتی ؛۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر حکومت کے لئے مصالح امن و آئین کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے جائز اور ضروری اقدامات پر خواہ مخواہ نکتہ چینی کرنا درست نہیں ہوتا۔ اگر کانگرس بعض سیاسی قیدیوں کے متعلق حکومتِ بنگال کے موجودہ رویہ کو "تشدد" کے نام سے موسوم کرتی ہے۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس "تشدد" کو وہ خود بھی ختم نہیں کر سکی۔ اور نہ کرے گی ؛۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

کراچی ۲۹ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ ہمراہیان بخیریت ساوتی جہاز کے ذریعہ کراچی ۹ بجے صبح پہونچ گئے۔ قافلے کا دوسرا حصہ بھی ناصر آباد سے چھ بجے صبح بمعیت میاں منصور احمد صاحب و میاں مبارک احمد صاحب پہونچ گیا۔ حضور کی طبیعت اب اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ خاکسار:۔ یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

اخبار احمدیہ

مجلس انصار سلطان القلم کے عہدیداران

اراکین مجلس انصار سلطان القلم کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس کے اجلاس منعقدہ ۲۹ اکتوبر ۳۷ء میں نئے سال کے لئے ذیل کے عہدیداران منتخب ہوئے ہیں۔

صدر۔ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی اے مولوی فاضل۔ نائب صدر۔ مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل۔ ناظم۔ مولوی ظہور حسین صاحب سابق مجاہد بخارا۔ سکرٹری خالد۔ نائب سکرٹری۔ چودہری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے۔

خط و کتابت خاکسار کے نام پر ہونی چاہیئے۔ خاکسار۔ محبوب عالم خالد بی۔ اے (آنرز) مولوی فاضل قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا بچہ عرصہ دو تین ماہ سے بعارضہ پیچش بیمار چلا آتا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار نصر اللہ پنشنر دار الفضل قادیان (۲) حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب کا منجھلا لڑکا بشیر احمد دو تین یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار۔ محمد صادق (مبلغ سماٹرا)

دعائے مغفرت

(۱) خان بہادر محمد علی صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی ساکن احمد نگر ضلع کوہاٹ کا بڑا لڑکا غیور احمد خان جو کوہاٹ میں وکالت کرتا تھا ۲۱ اکتوبر وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سلیم اللہ از کوہاٹ (۲) میرا چھوٹا بھائی عبد الاحد ۲۲ اکتوبر وفات پاگیا۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد الرشید خاں بنارس (۳) بندہ کی والدہ صاحبہ ۲ اکتوبر کو بمقام کلانور وفات پاگئیں اور مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار نصیر احمد خان پٹواری نہر

مومن کو کامل اطاعت کا نمونہ بننا چاہیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"جب تک تمہارے اندر ایسی فرمانبرداری پیدا نہ ہو کہ اگر تمہیں کہا جائے کہ تلوار کی دھار پر اپنی گردنیں رکھ دو۔ تو ایک بھی تم میں سے پیچھے نہ ہٹے اس وقت تک تمہیں اطاعت کا مقام حاصل نہیں ہو سکتا"۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اپنے سامنے رکھتے ہوئے وہ دوست۔ جنہوں نے ابھی تک۔ چندہ تحریک جدید ادا نہیں کیا۔ یا بہت سا حصہ ادا کر چکے ہیں۔ لیکن کچھ رقم ابھی ان کے ذمہ باقی ہے۔ انہیں اپنی ذمہ واری کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور جلد تر رقوم ادا کر دینی چاہئیں۔ کیونکہ وقت بہت

میاں محمد آصف صاحب کا مقاطعہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ محمد آصف صاحب پسر شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی نسبت یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جماعت انکے ساتھ مقاطعہ رکھے۔ لہٰذا کوئی احمدی دوست ان کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات نہ رکھیں۔ خلاف ورزی کرنے والے کی نسبت فوراً نظارت ہذا میں اطلاع آنی چاہیئے۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنی جماعتوں کو اس اعلان سے آگاہ فرما دیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

قاضی بشیر احمد صاحب کے متعلق اعلان

قاضی بشیر احمد صاحب عرف بشیر بلبل جنہوں نے کچھ عرصہ دفتر صیغہ تحریک جدید میں کام کیا تھا۔ ان کی نسبت معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے رانچی میں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں قیام کے دوران میں بعض بے ضابطگیاں کی ہیں جن کے نتیجہ میں جماعت مذکور اور بعض افراد جماعت کو نقصان پہونچا ہے۔ لہٰذا احتیاطاً ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کر دیا جائے۔ کہ صاحب مذکور صیغہ تحریک جدید یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیگر مرکزی صیغہ جات میں سے کسی صیغہ کے ساتھ تعلق کارکنی نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کی بعض غلطیوں کی وجہ سے انہیں قادیان سے باہر رہائش رکھنے کی ہدایت ہے۔ احباب ان کے ساتھ معاملہ کرتے وقت احتیاط سے کام لیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

ضروری اعلان

شیخ غلام حسن صاحب سابق کارکن صیغہ پراویڈنٹ فنڈ قادیان کی نسبت اعلان علیحدگی از ملازمت کے بعد بعض احباب کی طرف سے اس مضمون کی درخواستیں موصول ہو رہی ہے کہ انہوں نے شیخ صاحب موصوف سے زمین خریدی تھی۔ جس کا قبضہ تا حال انہیں نہیں ملا۔ قبضہ دلوایا جائے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ زمین وغیرہ کی خریداری کے بارہ میں دفتر جائداد کو اطلاع دیں۔ اور اسی صیغہ سے مزید خط و کتابت فرمائیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

احباب کو یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی ۳۷-۳۸ء کے رائے دہندگان کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ تمام ہندوستان کی جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اس بات کی پورے طور پر تسلی کر لیں۔ کہ کوئی احمدی مرد یا عورت جو ووٹر بن سکتے ہوں ان کا نام فہرست میں درج ہونے سے نہ رہ جائے مفصل ہدایات ۲۲ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہیں:۔ ناظر امور خارجہ قادیان

ساقی کوثر

ابیض اسود اصفر احمر
سب کی آنکھ لگی ہے اس پر
جس ساقی کی شان میں آیا
انا اعطیناک الکوثر

حسن رہتاسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

160

مقامِ محمود کی رفعت

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے والا وجود

(۱۰)

۳۱ اکتوبر بطول وعرض ہند اور بیرون ہند میں بھی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق شاندار جلسے ہوئے اور ہر جگہ مسلم وغیر مسلم اصحاب نے اپنی اس عقیدت اور محبت کا والہانہ اظہار کیا۔ جو انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والاصفات کے ساتھ ہے۔ آپ کے محاسن دُنیا کے سامنے پیش کئے۔ آپ کے فضائل لوگوں پر ظاہر کئے۔ آپ کی برکات عالم پر رونما کیں۔ اور آپ کے بلند ترین مقام سے ہر کہ ومہ کو آگاہ کیا۔ اور یہ اسی سال پر منحصر نہیں۔ ۱۹۲۸ء سے ہر سال ایک دن محض اس لئے منایا جاتا ہے۔ کہ اس میں خصوصیت کے ساتھ محامد النبیؐ بیان کئے جائیں۔ اور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو لوگوں کی قوتِ عمل میں حرکت لانے کے لئے ان کے سامنے پیش کئے جائیں۔ پھر ان جلسوں کا ایک مدعا یہ بھی ہے کہ ہمارے ملک میں روادارانہ جذبات ترقی پائیں۔ اور ان مناقشات کا سد باب ہو۔ جنہوں نے ایک عرصہ سے ہندوستان کو لڑائی جھگڑوں کا آماجگاہ بنا رکھا ہے چنانچہ ۱۷۔ جون ۱۹۲۸ء کو جو سب سے پہلا جلسہ اس سلسلہ میں منعقد ہوا۔ اس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو اس مبارک تحریک کے بانی ہیں۔ تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہندو مسلمانوں میں جو بُعد بڑھتا جاتا ہے۔ اُسے روکنے کا یہی طریق ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق مذہبی حیثیت سے جلسہ نہ کیا جائے۔ بلکہ علمی حیثیت سے جلسہ کیا جائے اگر لوگ دوسرے مذاہب کے لیڈروں کی خوبیاں دیکھ اور سُن سکتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں وہ نہ دیکھ سکیں۔ ایسے جلسوں میں غیر مسلم لوگ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اس طرح وہ خلیج جو روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ دُور ہو سکتی ہے اور ہندو مسلمانوں میں صلح ممکن ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں خود مسلمانوں کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات معلوم ہونے سے عقیدت اور اخلاص پیدا ہو سکتا ہے۔ پھر دوسرے مذاہب کے لوگ جب آپ کے صحیح حالات سنیں گے۔ تو وہ ایسے لوگوں کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں۔ روکیں گے"

اسی طرح فرمایا:-

"چونکہ لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حملہ کرنے کی جرأت اسی لئے ہوتی ہے۔ کہ وہ آپ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں۔ یا اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں۔ دوسرے لوگ ناواقف ہیں۔ اس لئے اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سوانح پر اس کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں۔ کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپ کے حالاتِ زندگی۔ اور آپ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے۔ اور کسی کو آپ کے متعلق زبان درازی کرنے کی جرأت نہ رہے۔ جب کوئی حملہ کرتا ہے تو یہی سمجھ کر کہ دفاع کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ واقف کے سامنے اس لئے کوئی حملہ نہیں کرتا۔ کہ وہ دفاع کر دے گا۔ پس سارے ہندوستان کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے اور اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے اہم شعبوں کو لے لیا جائے۔ اور ہر سال خاص انتظام کے ماتحت سارے ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے۔ تاکہ سارے ملک میں شور مچ جائے اور غافل لوگ بیدار ہو جائیں"

(خطبۂ جمعہ ۶ جنوری ۱۹۲۸ء)

یہ تحریک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت شروع ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب سے کامیاب تر ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے غیر مسلم لیڈروں نے بھی اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ ہندوستان میں امن قائم کرنے کی یہ بہترین تجویز ہے۔ جو سوچی گئی۔ اور انہوں نے خواہش کی۔ کہ ایسے جلسے ہمیشہ ہونے چاہئیں۔ تا ہندوستان سے تفرقہ دُور ہو۔ اور ہندو مسلم اتحاد قائم ہو۔ لیکن اس تحریک کی تہہ میں ایک اور راز بھی مضمر ہے۔ اور در اصل وہی راز ہے۔ جس کے ماتحت اُس خدا نے جس کا قلوب پر تصرف ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ اس مبارک تحریک کا آغاز کرایا۔ اور وہ راز یہ ہے۔ کہ مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے جو بشارات دیں۔ ان میں سے ایک اہم بشارت یہ تھی۔ کہ اس کا وجود ان لوگوں کے لئے جو خدا تعالےٰ کے "پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں" "ایک کھلی نشانی" ہوگا اور یہ کہ وہ "نبی کریم رؤوف ورحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت وعظمت" ظاہر کرنے والا ہوگا۔ یہ وہ پیشگوئی ہے۔ جس کی خدا تعالےٰ نے یہاں اور بعض طریقوں سے پورا کیا۔ مثلاً اس طرح کہ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق ایک ایسی کتاب لکھی۔ جو اپنی جدت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ یا مثلاً اس طرح کہ "رنگیلا رسول"۔ اور "ورتمان" کے ایک گندے مضمون کی اشاعت پر ملک میں جو ایجی ٹیشن ہوئی۔ اس کو فرو کرنے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اصل شان دُنیا پر ظاہر کرنے میں آپ نے نمایاں حصہ لیا وہاں اس لحاظ سے بھی آپ کے وجود میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کہ آپ نے ہر سال یوم النبیؐ منانے کی تحریک جاری فرمائی۔ اور خدا تعالےٰ نے اسے کامیاب کر کے دکھا دیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس سے قبل مسلمانوں میں جلسۂ میلاد ہوا کرتے تھے۔ اور اب بھی ہوتے ہیں۔ مگر جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ وہ خاص مذہبی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان میں غیر مسلموں کے متعلق یہ امید رکھنا کہ وہ شامل ہوں۔ بہت بڑی امید ہے۔ اُن سے یہ امید تو کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ کسی لیکچر میں بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں سننے کے لئے آجائیں گے مگر یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ کسی جلسہ میں مذہبی رسوم کی بھی پابندی کریں۔

پس چونکہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے غیر مسلم اصحاب ان جلسوں میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے ضرورت تھی۔ کہ ایسے جلسوں کی بنیاد ڈالی جائے۔ جن میں انسانی علمی یا اخلاقی نقطۂ نگاہ سے غیر مسلموں کو شریک ہونے کی دعوت دی جا سکے۔ اور اُن سے یہ امید کی جا سکے۔ کہ وہ اس دعوت کو قبول کریں گے چنانچہ اللہ تعالےٰ کے اس منشاء کے ماتحت جس کا اظہار اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا تھا۔ دُنیائے اسلام میں سے سوائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اور کسی کو اس قسم کے جلسے قائم کرنے کی توفیق نہ ملی اور--

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی زبان کا اہم ترین مسئلہ

دنیا کی رفتار کتنی تیز ہوتی جاتی ہے۔ بعضوں کا خیال ہے۔ کہ یہ محض ایک دائرے میں گھوم رہی ہے بعض سمجھتے ہیں۔ کہ نہیں یہ پیہم آگے کو چل رہی ہے۔ کچھ ہو یہ واقعہ ہے۔ کہ پہلے کی نسبت یہ زیادہ تیزی سے رواں ہے۔ خود ہمارے ہندوستان میں کیسی کیسی تبدیلیاں کس سرعت کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ ہم جو زبان کے مسئلے سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں دیکھتے ہیں کہ اس بارے میں کیسی تجویزوں اور تردیدوں اور ترمیموں کا سلسلہ بڑے زور شور سے جاری ہے۔

گزشتہ تین مہینوں میں کم از کم تین نہائت اہم بیانات ملکی زبان کے متعلق پبلک کے سامنے آئے ہیں اردو ہندی کے جھگڑے کو مٹانے کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو نے اگست ۱۹۳۷ء میں ایک رسالہ "زبان کا مسئلہ" لکھا ہے۔ ان کی تجاویز غور کے قابل ہیں۔ گاندھی جی نے دیباچے میں ان پر اپنی پسندیدگی ظاہر کی ہے۔ تجاویز کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) ہندوستانی (اردو اور ناگری دونوں رسم خط میں) ہندوستان کی عام زبان تسلیم کی جائے۔ ہر عدالت میں درخواستیں وغیرہ اس زبان میں کسی ایک رسم خط میں پیش کی جاسکیں۔

(۲) "بنیادی" انگریزی کے ڈھنگ پر "بنیادی" ہندوستانی وضع کی جائے۔ جس میں گریمر کم ہو۔ ایک ہزار سے زیادہ لفظ نہ ہوں۔ اور جو تمام معمولی کاروبار کے کام آسکے۔ یہی کل ہندوستان کی عام زبان ہو۔

(۳) بنیادی ہندوستانی (کسی ایک خط میں) ثانوی تعلیم میں تمام غیر ہندوستانی علاقوں میں لازمی مضمون ہو۔ اور اعلےٰ تعلیم میں ہندوستانی اور ایک غیر ملکی زبان لازمی ہوں۔

(۴) ہر صوبے کی زبان وہاں کا ذریعہ تعلیم اور عدالتی اور دفتری زبان ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ کسی دوسری زبان والے طلبا کی کافی تعداد ہو۔ تو ابتدائی تعلیم اور ہو سکے۔ تو ثانوی تعلیم بھی انہیں اپنی زبان میں دی جائے۔ گو ان کے لئے علاقے کی زبان سیکھنا بھی لازم ہو۔ ثانوی تعلیم میں ہماری قدیم زبانوں کی تعلیم کا انتظام ہو۔ لیکن وہ لازمی نہ ہوں۔ یہ زبانیں اپنے اپنے علاقہ کی زبانیں تسلیم کی جائیں۔ ہندوستانی (اردو اور ہندی) بنگالی۔ گجراتی۔ مرہٹی۔ تامل۔ تلنگو۔ کنڑی ملیالم۔ اڑیا۔ آسامی۔ سندھی۔ اور ایک حد تک پنجابی اور پشتو۔

(۵) ہندوستانی بولنے والے علاقوں میں طلبا کو ابتدائی تعلیم اردو یا ناگری کسی خط میں حاصل کرنے کا اختیار ہو۔ لیکن ثانوی درجوں میں دوسرا خط سیکھنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگرچہ اس کا سیکھنا لازم نہ ہو۔ ان علاقوں میں دفتری و عدالتی زبان ہندوستانی (دونوں خطوں میں) ہو لیکن عدالتی کارروائی بالعموم عدالتی علاقے کے مروجہ رسم خط میں لکھی جائے۔ باقی سرکاری کاغذات و اعلانات دونوں خطوں میں شائع ہوں۔

(۶) پنجاب میں ابتدائی تعلیم پنجابی میں ہو اور سرحدی صوبے میں پشتو میں۔ لیکن ان صوبوں میں اعلےٰ تعلیم غالباً ہندوستانی میں زیادہ مناسب ہو گی۔

(۷) لاطینی رسم خط کا اختیار کرنا فی الحال ناممکن ہے۔ کوشش کی جائے کہ دیوناگری بنگالی۔ گجراتی اور مرہٹی کے رسم خط یکساں ہو جائیں۔ سندھی کا خط اردو میں جذب ہو جائے۔ ہندی اور اردو خطوں کی اصلاح کی جائے۔ اور انہیں چھاپے ٹائپ وغیرہ کے لئے موزوں بنایا جائے۔ جنوبی زبانوں کے خط اگر ناگری کے قریب نہ لائے جاسکیں تو کم از کم ان کا ایک ہی خط بنا دیا جائے۔

(۸) ہندی اور اردو کو الگ الگ ترقی کرنے سے روکا نہ جائے۔ دونوں کی ترقی ہمارے لئے مفید ہو گی۔ زمانے کے حالات انہیں خود ایک دوسرے کے قریب لائیں گے اس بارے میں ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ توجہ دلائی جائے۔ کہ طرز تحریر آسان ہو۔ اور عوام کی دلچسپی اور ترقی مد نظر رہے۔ اصطلاحیں کچھ تو باہر کی زبانوں سے جوں کی توں لے لی جائیں۔ اور کچھ ہم ملک اپنی زبانوں سے مناسب طریقے سے بنائیں

(۹) ترجمے کثرت سے کئے جائیں۔ تاکہ ہم تازہ اور نئے خیالات سے فائدہ اٹھا سکیں

۲۸ اگست ۱۹۳۷ء کو مولوی عبد الحق صاحب سکرٹری انجمن ترقی اردو اور بابو راجندر پرشاد کے درمیان اردو اور ہندی کے متعلق ایک سمجھوتہ ہو گیا۔ اس پر انہوں نے ایک بیان شائع کیا۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

ہندوستانی زبان ہندوستان کی مشترک زبان ہونی چاہیئے۔ اور اردو اور ناگری دونوں رسم الخط میں لکھی جانی چاہیئے۔ اور دونوں رسم الخط تمام سرکاری اور تعلیمی مقاصد کے لئے تسلیم کر لینے چاہئیں۔

ہندوستانی سے ہماری مراد وہ زبان ہے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ جملہ اس زبان کے لئے جائیں۔ جو شمالی ہند میں عام طور پر بولی جاتی ہے۔ اس زبان میں الفاظ کے انتخاب کا معیار یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ان کا عام بول چال میں کس حد تک رواج ہے۔

ہماری یہ بھی رائے ہے کہ ہندی اور اردو دونوں کو بہ حیثیت ادبی زبانوں کے پوری پوری ترقی کا موقعہ دینا چاہیئے۔ ہم یہ بھی تجویز کرتے ہیں۔ کہ ہندی اور اردو کے ادیبوں کی اعانت سے ہندوستانی زبان کے بنیادی الفاظ کا ایک لغت تیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے اور اصطلاحات علمیہ کے انتخاب کے لئے اردو اور ہندی والوں کی ایک چھوٹی سی نمائندہ کمیٹی بنائی جائے۔ جس میں ایسے رکن ہوں جو دونوں زبانوں کو قریب تر لانے کے خواہشمند ہوں۔

اس بیان کے علاوہ ایک الگ ریزولیوشن میں ہندوستانی کی یوں تعریف کی گئی۔ ہندوستانی سے ہماری مراد وہ زبان ہے۔ جو اس ملک کی ہندو مسلمان قوموں کے میل جول اور ایک دوسرے کی تہذیب سے متاثر ہونے سے بنی ہے۔ یہ زبان شمالی ہندوستان کے باشندے عام طور سے بولتے ہیں اور ہندوستان کے دوسرے حصوں کے رہنے والے سمجھتے ہیں۔ جو عربی۔ فارسی سنسکرت کے نامانوس لفظوں سے خالی ہے۔ اور جو اردو دیوناگری یا کسی دوسرے رسم خط میں لکھی جاتی ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے نہائت اہم سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں حسب ذیل قرار داد منظور کی۔

ا۔ چونکہ اردو زبان قدرتی طور پر ایک ہندوستانی زبان ہے۔

ب۔ چونکہ اردو زبان زیادہ تر مسلمانوں اور ہندوؤں کے تمدنوں کے طویل میل جول کی پیداوار ہے۔ اور ملک میں اور کوئی ایسی زبان نہیں بولی جاتی۔ جس میں دونوں فرقوں کے تمدنی خیالات بخوبی ادا کئے جاسکیں۔

ج۔ چونکہ اردو زبان ہندوستان کے بہت بڑے حصے میں مشترکہ زبان کے طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے غیر ملکی لوگ اسے ہندوستانی یا ہندوستان کی زبان کا نام دیتے ہیں۔

د۔ چونکہ ان وجوہ سے اردو زبان اہل ہند کی متحدہ قومیت کی نشوونما کے لئے موزوں ترین ہے۔

ک۔ اور چونکہ وہ نئی زبان جو ہندی یا ہندی الفوا ہندوستانی کے نام سے محض اردو کی جگہ لینے کے لئے وضع کی جا رہی ہے۔ اپنی نوعیت میں زبردستی طور پر مصنوعی ہے اور عوام کی روزمرہ کی زندگی اور بول چال سے اس قدر علیحدہ ہے۔ کہ اندیشہ ہے کہ اس سے اردو کی تعمیری بنیاد کو ضرب کاری لگے گی۔ اور ہندوستان کے ہندو اور مسلم فرقوں کے دوستانہ تعلقات پر خراب اثر پڑے گا۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے اِن حالات کے مدِنظر آل انڈیا مسلم لیگ ہندوستان کے تمام اردو بولنے والے لوگوں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ ہر شعبے میں جس کا تعلق مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے ہو۔ اپنی زبان کا تحفظ کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور اس غرض سے یہ مطالبہ کریں۔ کہ (۱) ملک کے ان تمام حصوں میں جہاں اردو زبان علاقے کی زبان ہے۔ اس کے تحفظ پورے استعمال اور ترقی کے لئے حکومت موجودہ انتظامات کو برقرار رکھے۔

(۲) ملک کے جن حصوں میں اردو زبان علاقے کی خاص مروجہ زبان نہ ہو اگر اردو بولنے والے چاہیں تو ان کے لئے اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کا معقول انتظام کیا جائے نیز سرکاری نصاب تعلیم میں اردو کو اختیاری مضمون کی حیثیت دی جائے۔ اور اسے اچھی طرح پڑھانے کا باقاعدہ انتظام ہو اور (۳) تمام سرکاری دفتروں۔ عدالتوں۔ کونسلوں محکمۂ ریلوے اور محکمۂ ڈاک میں اردو زبان کے استعمال کے لئے انتظام کیا جائے۔

آل انڈیا مسلم لیگ اردو کو ہندوستان بھر کی زبان بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

ہمارے خیال میں دونوں قوموں کا فرض ہے۔ کہ وہ اردو کی ملکی حیثیت کو برقرار رکھنے اور اسے ترقی دینے میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ اس سے نہ صرف زبان کا مسئلہ طے ہو جائے گا۔ بلکہ اس اتحاد کے لئے رستہ صاف ہو جائے گا۔ جس کی اس وقت ملک کو اشد ضرورت ہے۔ خاکسار میاں بشیر احمد بیرسٹر ایٹ لاء سکرٹری انجمن اردو۔ پنجاب

سرکاری اعلان

حال میں وثیقہ نویسوں کو لائیسنس دینے کا ایک طریق قائم کرنے کا سوال حکومت پنجاب کے زیر غور رہا ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب میں وثیقہ نویسوں کو باضابطہ لائسنس عطا کرنے کا دستور منسوخ کر دیا جائے۔ لہٰذا عوام پر اس امر کی توضیح کی جاتی ہے۔ کہ اب کوئی ایسا ✻ وثیقہ نویس کسی صورت میں سرکاری سرپرستی میں کام نہیں کر رہا۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

انعامی کتب کے متعلق پنجاب کا مشاورتی بورڈ

پبلک کو اس بات کا علم ہوگا۔ کہ پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کی جگہ اب پنجاب اڈوائزری بورڈ نے لے لی ہے کمیٹی کی بہت سی مفید عام سرگرمیاں بورڈ نے جاری رکھی ہیں۔ کمیٹی کے اس قسم کے کاموں میں سے ایک کام یہ بھی تھا۔ کہ دیسی زبانوں کے ادبیات کی حوصلہ افزائی کے لئے اردو ہندی اور پنجابی کی موزوں تصنیفات پر مصنفوں کو انعام دئے جاتے تھے۔ پچھلے تین سال کے دوران میں یہ کام ملتوی رہا۔ لیکن اب اسے دوبارہ جاری کیا جا رہا ہے۔ مالی سال رواں میں جو ۳۱ مارچ ۱۹۳۸ء کو ختم ہوگا۔ اس مطلب کیلئے ایک ہزار روپے کی رقم علیحدہ کر دی گئی ہے۔

انعام صرف اعلیٰ قسم کی کتابوں کیلئے دیا جائے گا۔ یہ لازمی ہے۔ کہ ان کا مصنف پنجاب کا رہنے والا ہو۔ اور کتاب پنجاب ہی میں چھپائی جائے۔ موصولہ شدہ کتابوں پر غور و خوض کرنے کے صحیح طریق عمل کے متعلق کمیٹی نے چند قواعد بنائے تھے۔ بورڈ بھی زیادہ تر انہیں قواعد پر عمل کرے گا۔ جن کی ایک کاپی بورڈ کے دفتر سے مل سکتی ہے۔

مذہبی اور سیاسی کتابیں جن میں فرقہ دارانہ یا مذہبی چھیڑ چھاڑ ہو اور اس قسم کا وہ تمام لٹریچر جس سے نسلی منافرت پھیلنے کا احتمال ہو۔ اور اصطلاحی اور پیشہ دارانہ تصنیفات اس انعام کے دائرہ سے خارج ہیں ان کتابوں کو ترجیح دی جائے گی۔ جو پبلک کی فلاح و بہبود کے لئے تصنیف کی گئی ہوں۔ اور جن کا تعلق سائنس تاریخ۔ سیاحت۔ سیرت یا زندگی کے حالات سے ہو۔ نیز ایسی ادبی کتابوں کو بھی ترجیح دے جائے گی۔ جو لڑکوں کی علمی دلچسپی اور تفریح کے لئے لکھی گئی ہوں۔ یا خصوصیت سے لڑکیوں کے لئے تصنیف کی گئی ہوں۔ تراجم میں سے صرف اُن ہی پر غور کیا جائے گا۔ جن میں کوئی خاص خوبی یا خصوصیت ہوگی۔ صرف ان کتابوں پر غور کیا جائے گا۔ جو پہلی مرتبہ ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی ہوں انہیں لازمی طور پر ۵ جنوری ۱۹۳۸ء تک بورڈ کے دفتر میں پہنچ جانا چاہئیے ہر کتاب کی چھ چھ کاپیاں آنی چاہئیں اور ان کے ساتھ وہ فارم بھی خانہ پُری کر کے بھیجنا چاہئیے جو بورڈ کے دفتر سے مل سکتا ہے۔ اگر کوئی کتاب بھی بورڈ کے اندازے میں ٹھیک نہ اُتری تو کسی کو انعام نہ دیا جائے گا۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

خریدارانِ "الفضل" توجہ فرمائیں

الفضل اس وقت کچھ تو احباب کی عدم توجہ اور کچھ کاغذ کے مہنگا ہونے کی وجہ سے سخت مالی پریشانی کے دور سے گذر رہا ہے۔ اگر تمام خریداران دفتر سے ہونے والے وی پی وصول کر لیں۔ تو بہت حد تک بوجھ ہلکا ہو سکتا ہے۔ پس احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ نومبر ۱۹۳۷ء میں دفتر سے جو وی پی کئے جائیں۔ وہ انہیں وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار [illegible]

چندہ توسیع مساجد اقصیٰ و مبارک

جامعہ احمدیہ قادیان کے جن طالبعلموں نے ایام تعطیلات میں توسیع مساجد اقصیٰ و مبارک کیلئے رقوم وصول کر کے داخل کی ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے

۱۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ ۱۲۵/۱۲
۲۔ مولوی منور احمد صاحب صہ/
۳۔ مولوی محمد احمد صاحب گجراتی عہ/
۴۔ مولوی صدرالدین صاحب عہ/۴
(۵) مولوی غلام حیدر صاحب عہ/ (۶) مولوی نذیر احمد صاحب ۸ /(۷) مولوی شریف احمد صاحب صہ/

ناظر بیت المال قادیان

یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹیں

کرتارپور:۔ میں نے سکول کے مسلم استاذ اور ایک دو باہر سے بھی معززین کو اپنے مکان پر بلا کر چائے کی دعوت دے کر سلسلہ اور اس کے مقدس بانی کی صداقت اور متعلقہ مسائل پر تقریباً چار گھنٹہ تک تبلیغ کی۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب برائے مطالعہ دیں۔

خاکسار محمد اقبال حسین

سیلون:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال یوم التبلیغ سیلون کے مختلف شہروں میں گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ کامیابی اور عمدہ نظام کے ساتھ منایا گیا۔ کولمبو۔ نیگومبو۔ پانہ ڈرا۔ گمپلا ان چار مقامات کے ۵۳ دوستوں نے اس میں حصہ لے کر فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ اس دن تقسیم کرنے کیلئے خاکسار نے تامل زبان میں ۸ صفحہ کا ایک ٹریکٹ لکھا تھا۔ جسے کولمبو کی جماعت نے دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ خاکسار عبداللہ مالاباری

جالندھر چھاؤنی:۔ پانچ آدمیوں کے تین گروپ بنائے گئے۔ جنہوں نے تمام دن تبلیغ کی۔ بعض کو ٹریکٹ دئے اثر نہایت اچھا رہا۔

خاکسار محمد عبیداللہ سیکرٹری تبلیغ

کلکتہ:۔ حسب اعلان ۱۰ اکتوبر احباب جماعت کلکتہ نے یوم التبلیغ منایا مقامی شائع کردہ ٹریکٹ ندائے ایمان علاوہ ۳۵ اور مرکز سے آئے ہوئے ٹریکٹ ۲۸ء ۲۹ء ۳۰ء اور ۳۲ء وغیرہ ۳ ہزار کے قریب مختلف پارکوں و علاقوں میں تقسیم کئے گئے۔ زبانی بھی تبلیغ کی گئی۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری مع جناب بہاؤالحق صاحب ایم کام وزیر اعظم حکومت بنگال و دیگر معززین کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ۵ بجے شام منومنٹ میدان میں جلسہ کیا گیا۔ مولوی عبدالحفیظ صاحب سکرٹری تبلیغ و مولوی علی محمد صاحب اجمیری کی تقریریں ہوئیں۔ [illegible] خاکسار محمد حسین [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۵۸۸۴ :- منکہ محمد دین ولد چودہری حاکم دین قوم جٹ وڑائچ پیشہ دکانداری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان شریف ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۹-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں میں دکان کا کام کرتا ہوں۔ جس قدر آمدنی ششماہی یا سالانہ ہوتی رہے گی۔ اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد دین ولد چوہدری حاکم دین دکاندار قادیان

گواہ شد:- میاں خدا بخش مہاجر درویش حال قادیان

گواہ شد:- حاکم دین دکاندار قادیان

نمبر ۵۹۳۴ :- منکہ رشید احمد ولد میاں احمد دین صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جسولہ ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گزارہ اس وقت ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ مبلغ اسّی روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ (آٹھویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور تنخواہ کا ۱/۸ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اس کے علاوہ میری جائداد غیر منقولہ زمین اور مکان بھی ہیں۔ مگر میں نے تاحال اپنے بھائیوں کے ساتھ تقسیم نہیں کئے اور فی الحال انہیں کے قبضہ میں ہیں۔ تقسیم پر جس قدر جائداد میرے حصہ میں آئے گی۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں مد وصیت داخل کردوں۔ تو وہ رقم وصیت کردہ رقم سے منہا کر دی جائے گی۔ لہٰذا یہ چند حروف بطور وصیت نامہ تحریر کر دیتے کہ سند رہے۔

العبد:- رشید احمد احمدی ساکن جسولہ ضلع جہلم حال اوورسیر ایم۔ ای۔ ایس وزیرستان ۱-۹-۳۷

گواہ شد:- عبدالرفیق احمدی ایم۔ ای ایس رزمک ۱-۹-۳۷

گواہ شد:- قاضی جعفر جان احمدی ایم ای۔ ایس رزمک ۱-۹-۳۷

نمبر ۵۸۱۴ :- منکہ محمد عبدالرحمٰن ولد میاں عبداللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوگھووال چک نمبر ۲۷۶ ڈاکخانہ چک نمبر ۲۷۵ رکھ تحصیل و ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۹-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ صرف تنخواہ پر ہے جو مبلغ بیس روپے ہے اس کا دسواں حصہ جو کہ مبلغ دو روپیہ بنتا ہے صدر انجمن احمدیہ کو ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا نیز اگر میری وفات پر کوئی اور میری جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد عبدالرحمٰن لائل پوری

گواہ شد:- محمد مبارک احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان ساکن صوبہ ڈیرہ ریاست خیرپور میرس (سندھ)

گواہ شد:- محمد مقیم احمدی زمیندار باندھی ضلع نواب شاہ سندھ

نمبر ۵۸۷۶ :- منکہ سیدہ بیگم بنت سید عمر شاہ قوم سید پیشہ عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت ساکن چکریاں ڈاکخانہ منگوال تحصیل گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت صرف چند مویشی ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً -/۱۲۵ سوا سو روپیہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائداد میری وفات پر ثابت ہوگی اس کے متعلق بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ہاں جو رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ کرا جاؤں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جا دے گی۔

العبد:- انگوٹھا سیدہ بیگم بنت عمر شاہ ساکن چکریاں ضلع گجرات

گواہ شد:- بقلم خود۔ سید لال شاہ احمدی امیر جماعت آنبہ ڈاکخانہ بھکھی ضلع شیخوپورہ ۱۳-۱-۳۷

گواہ شد:- انگوٹھا چوہدری احمد دین صاحب ساکن آنبہ ضلع شیخوپورہ

نمبر ۵۸۰۴ :- منکہ محمد بی بی بیوہ چوہدری تاج محمد صاحب مرحوم قوم جٹ عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن چہور ڈاکخانہ ظفروال تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۲-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے زیور ایک جوڑی بندے وزنی ۱/۲ ۸ ماشہ قیمت قریباً بائیس روپیہ اراضی مدا زی گیارہ بیگھہ جو میرے پاس مبلغ دو صد روپیہ میں رہن ہے اور نقد مبلغ تین صد روپیہ کل مبلغ ۵۲۲ - پانچ صد بائیس روپیہ کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے خاوند کے ذمہ کوئی حق مہر نہ تھا۔

العبد:- محمد بی بی بیوہ چوہدری تاج محمد مرحوم

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کرکے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ چھوٹے پیمانہ پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مشہور آفاق آہنی رہٹ۔ فلور ملز۔ بیلنے جات۔ انگریزی ہل۔ چارہ کترا۔ بادام روغن۔ بیلنے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

ناک کے ڈاکٹروں کیلئے دس ہزار روپیہ انعام

ناک کے اندر مسّہ پیدا ہو گیا ہو۔ ناک سے چھیچھڑے آتے ہوں۔ یا لمبا لمبا جما ہوا مواد نکلتا ہو۔ اکثر نزلہ بازکام رہتا ہو۔ یا نکسیر پھوٹتی ہو۔ ناک سے بدبو آتی ہو۔ یا سونگھنے کی قوت میں فتور آ گیا ہو۔ یا چھینکیں زیادہ آتی ہوں۔ ناک اکثر بند رہتا ہو۔ یا گلے میں مستقل خرابی رہتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے ہماری بھگتوں کی ناک کی دوائی (رجسٹرڈ) نہایت جادو اثر تیر بہدف اکسیر ثابت ہو چکی ہے ہم عرصہ دراز سے صرف یہی ایک ہی دوائی بیچنے کا کام کر رہے ہیں۔ اور ہماری دوائی تمام ہندوستان کے علاوہ سیام۔ ملایا۔ عراق۔ افریقہ اور باہر جزیروں میں بھی جا رہی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ چونکہ آج کل جھوٹی اشتہار بازی بہت ہو رہی ہے اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہماری زیر نگرانی اسے مریضوں پر استعمال کرکے ثابت کرے کہ یہ دوائی اصلی نہیں ہے۔ تو اسے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔

بھگتوں کی دکان (ناک کی مشہور دوائی بیچنے والے) بھگت بلڈنگ۔ بھگت بازار۔ ڈاکخانہ بھگت بازار جالندھر شہر

162

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

بابو محمد صدیق صاحب اپنے کنبہ کے واسطے (جو قادیان میں ہے۔) ماہوار خرچ باقاعدہ نہیں بھیجتے۔ گزشتہ ایام میں ان کے بال بچوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا۔ اس لئے ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جہاں بھی وہ رہیں۔ ماہوار کافی خرچ اپنے کنبے کے واسطے بھیجتے رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان۔

تریاق جریان

دعات رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہو تا جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش رو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزار ہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے قیمت دو روپے (عہ)

نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بداثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ کسی مرض کے متعلق مفت مشورہ لیں۔ اس علاج کو نہایت مفید پائیں گے۔

ایم۔ ایچ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ **ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور** سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید **دو روپے آٹھ آنہ** (عہ) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

ایک ماہ میں انگریزی آجائیگی

جو لوگ انگریزی اخبارات نہیں پڑھ سکتے جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں۔ جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ ہماری

اِنگلش ٹیچر

کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کر لیا کریں۔ تو ایک ماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی نہ جانتا ہو۔ تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر جائے گا۔

قیمت ایک روپیہ

رسالہ محشر خیال جامع مسجد دہلی

شادی ہوگئی ---- آپ جو چیز چاہتے ہیں ---- وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھایئے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرایئے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔

مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (ﷲ) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم علیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۳۱ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کا آج آخری دن تھا۔ سب سے پہلے خطابات کے متعلق ایک ریزولیوشن منظور کیا گیا۔ جس کے ذریعہ تمام اسمبلیوں کو ہدایت کی گئی۔ کہ وہ اپنے اپنے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کریں۔ کہ آئندہ گورنمنٹ کی طرف سے کسی کو خطابات یا تمغے نہ دیئے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی کانگرسی وزیروں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ ملک معظم کو اطلاع دیدیں کہ آئندہ کانگرسی حکومتیں کسی کو خطاب وغیرہ دینے کی سفارش نہیں کریں گی۔

راولپنڈی ۳۱ اکتوبر۔ راولپنڈی کی سکھ مجالس کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں گورونانک صاحب کے یوم ولادت (جو ۱۷ نومبر کو ہو گا) کے جلوس کے متعلق غور کیا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ سکھ مسلم معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پولیس کی اجازت سے یا اس کے بغیر جامع مسجد کے راستے سے جلوس نکالا جائے۔ حکومت کے ارباب انتظام حالات کی نگرانی کر رہے ہیں

ٹوکیو ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی پارلیمنٹ کے لوئر ہاؤس کے ارکان اور سرکردہ کارخانہ داروں پر مشتمل ایک غیر سرکاری جماعت نے ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا ہے کہ برطانیہ سے سفارتی تعلقات فوراً منقطع کرنے کے لئے ایک قومی تحریک شروع کی جائے۔

میرٹھ ۳۱ دسمبر۔ معاصر "انقلاب" ۲ نومبر میں ایک مراسلہ نگار نے یہ خبر شائع کرائی ہے۔ کہ ۲۹ اکتوبر کو کانگریسیوں کی جو فلسطین کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں صرف چند ایک ہندو نواز علماء نے شرکت کی۔ چونکہ شہر کے کسی غیور اور باحمیت مسلمان نے مولوی عطاء اللہ بخاری اور مولوی حبیب احمد کے لئے کوئی انتظام کرنے پر آمادگی ظاہر نہ کی تھی۔ اس لئے ان دونوں کے قیام اور طعام کا انتظام ایک طوائف کے مکان پر کیا گیا۔

بیکانیر ۳۱ اکتوبر۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر نے اپنے جشن جوبلی کے سلسلہ میں شاہی اعلان کے ذریعہ ریاست میں اصلاحات نافذ کر دی ہیں۔ جن کی رو سے آئندہ اسمبلی میں طریق نامزدگی ختم کر دیا گیا ہے۔ تمام ارکان منتخب ہوا کریں گے۔ مہاراجہ صاحب نے کئی نئے سکول اور ہسپتال جاری کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔

مدراس ۳۱ اکتوبر۔ حکومت مدراس نے امتناع شراب کے قانون کی وضاحت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ جو شخص کوئی ایسا اخبار، کتاب، پمفلٹ یا رسالہ شائع کرے گا یا کوئی ایسا اشتہار تقسیم کرے گا جس میں کسی قسم کی شراب کی تعریف کی گئی ہو۔ یا اسے خریدنے کی تلقین کی گئی ہو۔ وہ ایک ہزار روپیہ تک جرمانے کا مستوجب ہو گا۔

کلکتہ ۳۱ اکتوبر۔ آج شام گاندھی جی نے علی پور جیل میں ان سیاسی قیدیوں سے ملاقات کی جنہیں انڈیمان سے واپس بلایا گیا ہے۔ ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ ماسکو کے بعض اخبارات کا بیان ہے کہ مانچوریا میں جاپان کے خلاف بغاوت شروع ہو گئی ہے۔ اور ہزاروں جاپانیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ جاپانی حکومت نے اس بغاوت کو دبانے کے لئے ایک فوج مانچوریا بھیجی ہے۔

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ شب موٹر کے ایک حادثہ میں دو یورپین مرد اور ایک عورت مجروح ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ اچانک ان کی موٹر کا ٹائر پھٹ گیا۔ جس سے وہ بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گئی۔ تصادم اس قدر شدید تھا۔ کہ کھمبے کے پرخچے اڑ گئے۔ اور موٹر بھی چور چور ہو گئی یہ پارٹی رقص و سرود کی ایک محفل سے واپس آ رہی تھی۔

ٹراونکور ۳۱ اکتوبر۔ مہاراجہ صاحب ٹراونکور اپنی چھبیسویں سالگرہ کی خوشی میں جو ۲ نومبر کو منائی جائے گی ٹراونکور میں ایک یونیورسٹی قائم کریں گے

جموں ۳۱ اکتوبر۔ وزیر اعظم کشمیر کی ملازمت کی مدت میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ لارڈ لوتھین عنقریب عازم ہندوستان ہونیوالے ہیں وہ ۲۰ نومبر کو بذریعہ جہاز مارسیلز سے روانہ ہوں گے۔ ہندوستان آ کر وہ ملک کے سیاسی لیڈروں سے ملاقات کریں گے اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور فیڈریشن کے متعلق تبادلہ خیالات کریں گے

کانپور ۳۱ اکتوبر۔ بجنور سے واپس آتے ہوئے مولوی ظفر علی صاحب نے بجنور کے ضمنی انتخاب کے متعلق بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حافظ محمد ابراہیم کانگرسی نمائندہ کو ایک طرف سرکاری حمایت حاصل تھی دوسری طرف انہیں ہندوؤں سے مالی امداد پہنچ رہی تھی۔ علاوہ ازیں رائے دہندوں کا بہت بڑا حصہ ان حالات سے ناواقف تھا۔ کہ لکھنؤ میں کیا ہو چکا ہے اور کہ مسلم لیگ کا منتہائے مقصد مکمل آزادی قرار پایا ہے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ مصر کے بادشاہ شاہ فاروق کی شادی کے موقع پر جو ۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء کو ہونے والی ہے حکومت مصر کی طرف سے متعدد حکومتوں کے نمائندوں کو دعوت شرکت دی گئی ہے۔ چنانچہ جمہوریہ ترکیہ نے اس دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مصطفٰے کمال پاشا شادی کے موقع پر اپنے خاص تحائف بھیجیں گے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسی حکومت نے مراکش کے بعد الجزائر میں بھی جبر و تشدد کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ شہر خاردایہ میں بوڑھے بچے اور جوان ایک جگہ جمع ہوئے۔ تاکہ بارش کے لئے دعا کی جائے۔ ایک فوجی دستہ آیا اور اس کے افسر نے مجمع کو خاموش رہنے کا حکم دیا۔ جب اس کے حکم پر عمل نہ ہوا۔ تو اس نے مجمع سے چند سوالات کئے۔ جب اسے اس کا جواب بھی خاموشی کی صورت میں ملا۔ تو اس نے دو اشخاص کو اس الزام میں گرفتار کر لیا کہ وہ مجمع خلاف قانون کی قیادت کر رہے ہیں۔

مدراس ۳۱ اکتوبر۔ کوئمبٹور سے بذریعہ برقیہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کارخانوں میں ہڑتال کی وبا پھیل رہی ہے۔ تین کارخانوں میں ہڑتال ہو چکی ہے۔ اور ہڑتالی مزدوروں کی تعداد ۱۰ ہزار کے قریب ہے منتظمین کارخانہ کا بیان ہے کہ مزدور بغیر کسی قسم کے نوٹس کے ہڑتال پر ہیں کارخانہ داروں کی ایسوسی ایشن کے صدر نے وزیر اعظم اور لیبر منسٹر سے بذریعہ برقیہ مداخلت کی درخواست کی ہے۔ کیونکہ خطرہ ہے کہ ہڑتال دوسرے کارخانوں میں بھی نہ پھیل جائے۔

کلکتہ ۳۱ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی میٹنگ ختم ہونے سے پہلے پروفیسر رنگا نے تحریک پیش کی کہ آئندہ ہر دو ماہ بعد آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی میٹنگ بلائی جایا کرے۔ تاکہ اہم ملکی معاملات پر کمیٹی کی رائے معلوم کی جا سکے۔ پروفیسر رنگا کی یہ تحریک متفقہ رائے سے پاس ہوئی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے انعقاد کے مقام کا انتخاب صدر کانگرس پر چھوڑ دیا گیا۔ لالہ دنی چند نے لاہور میں اجلاس کے انعقاد کی دعوت دی ہے۔ صاحب صدر نے انہیں بتایا کہ وہ اس معاملہ کا قطعی فیصلہ بعد میں کریں گے۔

بنگلور ۳۱ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا مزید نفاذ کر دیا ہے جس کے ماتحت

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے …